غزوہ بدر الموعد کو ابن حبیب بغدادی نے یکم شعبان ۴ ہجری کا جب کہ ابن سعد اور واقدی نے اسے یکم ذی قعدہ ۴ ہجری کا واقعہ قرار دیا ہے (۱۱)

سال ۴ ہجری کے مقابل عیسوی سال ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ عیسوی تھا۔ ستمبر سے شمار کرتے ہوئے آٹھواں عیسوی مہینہ اپریل ۶۲۶ عیسوی ہوگا، کیوں کہ شعبان سال کا آٹھواں مہینہ ہوتا ہے۔ ۴ اپریل ۶۲۶ عیسوی کو خالص قمری تقویم کی تاریخ یکم ذی قعدہ ۴ ہجری قمری تھی، پس قمریہ شمسی تقویم میں تاریخ یکم شعبان ۴ ہجری قمریہ شمسی ہوئی۔ یعنی ابن حبیب نے اس کی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں اور ابن سعد وغیرہ نے خالص قمری تقویم میں کی ہے۔

مذکورہ بالا مثالیں یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے تقویم عہد نبوی اور دیگر حوالوں سے غزوات وسرایا کے مقابل جو عیسوی مہینے اور تواریخ لکھی ہیں وہ اکثر وبیشتر صحیح نہیں۔ تقویم عہد نبوی مولفہ علی محمد خاں مرحوم راقم الحروف کی نظر سے نہیں گزری، لیکن ڈاکٹر نثار صاحب نے اس کے جو حوالے دیئے ہیں ان سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس کتاب میں توقیتی تضادات کو دور کرنے کے سلسلے میں خاصی اغلاط ہیں۔ توقیتی تضادات واختلافات میں تطبیق کے لئے محترم اسحاق النبی علویؒ کا مقالہ بہ عنوان ''توقیت السیرۃ النبویہ'' نقوش سیرت نمبر کی دوسری جلد میں موجود ہے۔ یہ اپنے موضوع پر لاجواب اور اقرب الی الصواب ہے۔ علوی صاحب نے صرف مدنی دور کے مشہور اور اہم واقعات کو لیا ہے تمام واقعات وحوادث کے استیجاب کی کوشش نہیں ورنہ معدودے چند تسامحات ان کے مقالے میں نہ پائے جاتے۔ مکی دور کو انہوں نے یک سر نظر انداز کردیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ، معراج، نزول قرآن کی توقیت زیر بحث نہ آسکی۔ نیز انہوں نے تحویلی قواعد۔ کی جداول وغیرہ بھی مرتب نہ فرمائیں۔

تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ راقم الحروف نے بحمد للہ اس کام کو پورا کردیا ہے۔ مایہ ناز محقق ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے بھی چوں کہ واقعات وحوادث کا استیعاب نہیں کیا اور توقیتی اختلافات کا بہ نظر غائر جائزہ نہیں لیا اس لئے انہوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ قمریہ شمسی تقویم کا دور جاہلیت اور دور نبوی میں آغاز موسم بہار سے ہوا کرتا تھا۔ یہودیوں کی قمری شمسی تقویم کے پہلے مہینے کا آغاز موسم خزاں میں ہوتا ہے۔ اور اسی کو عربوں نے اختیار کر رکھا تھا۔

حوالہ جات

۱۔ دی کرونولوجی آف دی اینشنٹ نیشنز۔ انگریزی ترجمہ الآثار الباقیۃ۔ شائع کردہ ہجرہ کونسل۔ طبع ۱۹۸۳ء: صفحات ۳۷۔۴۷

۲۔ ایضاً: ص ۳۲۷

۳۔ دی کرونولوجی آف دی اینشنٹ نیشنز: صفحات ۳۷، ۴۷، ۶۹، ۷۰، ۱۴۱

۴۔ رحمۃ للعالمین قاضی منصور پوریؒ: ج ۲، ص ۳۹۹

۵۔ تقویم تاریخی/ مولانا عبدالقدوس ہاشمی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، طبع اول ۱۹۶۵ء۔ ابتدائی صفحات ش۔ت ملخصاً

۶۔ المغازی للواقدی: ج ۲، ص ۴۲۔ ۴۸ ایضاً: ج ۳، ص ۷۰۲

۷۔ البدایۃ والنہایۃ وغیرہ

۸۔ الفصول فی سیرۃ الرسول لابن کثیرؒ: حاشیہ ص ۱۲۴۔ بہ حوالہ صحیح مسلم

۹۔ المغازی للواقعدی: ج ۱، ص ۱۲۔ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۹۔ المحبر لابن حبیب: ص ۱۱۱۔

۱۰۔ البدایۃ والنہایۃ: ج ۴، ص ۵

۱۱۔ المحبر: ص ۱۱۳۔ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۵۱۲۔ المغازی: ج ۱، ص ۳۸۴

عہد فاروقی کے باکمال

پروفیسر علی محسن صدیقی

عہد فاروقی میں نمایاں خدمات انجام دینے والے

تیس صحابہ کرام کا مبسوط تذکرہ

صفحات ۳۱۲ ۲۴۰ روپے

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ ۷۴۶۰۰ فون: ۶۶۸۴۷۹۰

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

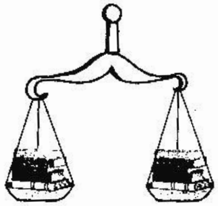

تبصرۂ کتب

نام: نبی اکرم ﷺ اور خواتین۔ایک سماجی مطالعہ

تالیف: محمد یٰسین مظہر صدیقی صفحات: ۲۱۹

قیمت: ۱۳۰ اروپے ناشر: نشریات۔اردو بازار۔لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر سفیر اختر۔اسلام آباد

جدید مسلم معاشروں میں خواتین کے دائرہ ہائے کار کے حوالے سے مختلف اور باہم متضاد رویئے پائے جاتے ہیں۔ایک طبقے نے مغربی معاشروں کو اپنا آئیڈیل بنا رکھا ہے، اور وہ خواتین کے حوالے سے مغرب کی ''بلندیوں'' کو چھو لینے کے لئے بے تاب ہے۔اس کے لئے اسلامی یا مشرقی روایات کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔اس کے بالکل برعکس ایک دوسرے طبقے کی رائے میں خواتین کی ساری دنیا گھر کی چار دیواری ہے، اس سے باہر ان کا کوئی کردار نہیں۔اس دوسرے طبقے کے افراد خواتین کی عمومی تعلیم کے بھی کچھ زیادہ قائل نہیں، اور اگر یہ لوگ تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں تو وہ معمولی نوشت وخواند اور دینی احکام و فرائض کو جاننا کافی سمجھتے ہیں۔ان دونوں طبقوں کے درمیان ایک اور بڑا طبقہ ہے جو اپنے دینی پس منظر کے سبب نہ تو مغرب زدہ ہے، اور نہ زندگی کی دوڑ سے خواتین کو نکال باہر کرنے کے حق میں ہے۔اس آخر الذکر طبقے سے تعلق رکھنے والے اہل علم اپنے جزوی اختلافات سے قطع نظر خواتین کو گھروں کی چار دیواری تک محدود رکھنے والوں کے دلائل وبراہین کا جائزہ لے کر اپنا مثبت زاویۂ نظر پیش کر رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''نبی اکرم ﷺ اور خواتین۔ایک سماجی مطالعہ'' کے مصنف آخر الذکر طبقے کے فرد ہیں۔ان کے مطالعے اور تحقیق کے مطابق معاشرے میں ''مرد وزن کے اسلامی اختلاط اور سماجی تعلقات کی جو تصویر بنتی ہے، وہ اسلامی عہد اور نبوی زمانے میں اس سے کافی مختلف تھی جو آج اصول واحکام کی روشنی میں بنائی اور بتائی جاتی ہے'' (تقدیم: ص ۱۴)۔جناب مصنف نے اپنا زاویۂ نظر واضح کرنے کے